کے اس عدکے عام دستورکے خلات شاعری پین کسی کے سامنے نانوشے تلد ڈند نکیا اور عبدالعقد کو جھی ستنی جہدں کی با جارت کی در نظر ند کسی استاد کا متح تی ہوسکتا تھا اور دہ کسی کے لاڑے سے ایخیں کو تی فائدہ پنچے سکتا تھا ، بلکہ نقصان ہی پنچیا ، اس بیے کہ خدا دا وصاح بنتوں کے طبعی نشووا رفقا و بین کم یاڑیا وہ رکا وٹ بیدا ہوتی اور مختلف منزلیں طے کرتے ہوئے اینیون بن منام ہوجاتی ۔ مقام پر پینچیانفا ، با تو بالکل مذہب خیب یا اننی در بیں پینچینیں کد زندگی کی جملت ہی تمام ہوجاتی ۔ بسر بھالی خواج مساحب کی پیش کروہ روایت سے بھی کا موفق اور محل ہم سے محفی ہے تعلیم نقلم کی نفی بنیں ہوئی۔ بلاشہ میروائے شاعری ہیں ہو کچے حاصل کیا ، مبد فی من سے حاصل کیا ، نمبد فی من سے ماصل کیا ، نمبد فی من سے ماصل کیا ، نمبد فی ہے آگیا۔ یعنی بیٹوسٹنے کی منزورت ہی بیٹوسٹنے کی منزورت ہی سب کچھ آگیا۔ یعنی بیٹوسٹنے کی منزورت ہی منام کے بغیر ہی سب کچھ آگیا۔ یعنی بیٹوسٹنے کی منزورت ہی منزورت ہی تعلیم بی نامستم سے تو بھر ملا عبد العمل کے منزورت ہی منام کو منزورت ہی منام کی منزورت ہی منام کی طرف سے اس بارے میں دوجہ دوران کا رہیں کہ اہل علم کی طرف سے ان میں صرف میں دوجہ دوران کا رہیں کہ اہل علم کی طرف سے ان میں صرف میں دورت و نظر مرام رجیرت افر اسے ۔

عجیب بات ہے کہ خاصر ماتی کی اس روایت کوبنیا دبنا کر بجث واستدلال کی بڑی بڑی عمارتیں اٹھانے والے بزرگ بین اللہ بین فرماتے کہ دوقدم آ کے جل کڑیا دگار "ہی میں یہ روایت بھی ورج ہے:

و نواب مصطف خال مرحوم کفت تھے کہ طلاجیدالصمد کے ایک خطبیں ہوا س نے بیرناکوسی دوسر ہے ملک سے بیجا تھا ، یہ فقرہ بھی لکھا تھا : اسے خربر نیج کسی کہ بدایں ہم آزادگی گاہ گاہ بہ خاطر ہے گزری ۔ ڈیا دگا د سیار میرندا غالب کی ماستیانی اور صدافت شعادی کا فیصلہ تھوٹری دیر کے بیے ملتوی فرمایتے، کیا نواب مصطفی خال شیقت کا شہوہ بھی معاذاللہ وہی تھا ہو میرندا غالب کا مانا جا ا معاملہ صرف اتناہے کہ بیرندا فالت نے فارسی زبان کے شعقی جو بنیادی حقائی پیش کے داور بن کی کوئی مثال اس جمد با بیشیر کے جمد بیں بنیں ملتی ) وہ یا توکسی سے سیکھے یا خود وسعت مطالعہ سے بیدا کیے ۔ قرین فیاس ہی ہے کہ میں مذکوییں سے رہنمائی کی دوشنی حال